پولی میتھ بمقابلہ ایل ایل ایم: حقائق اور منطق نے اے آئی بیانیہ کو کیسے توڑا

تعارف

بڑے لینگویج ماڈلز (ایل ایل ایمز) کو اصل میں سائنسی معرفت کے روایتی دائرے میں تصور کیا گیا تھا۔ وسیع ڈیٹا کارپس پر تربیت یافتہ اور ہم آہنگی، استدلال، اور درستگی کے میٹرکس پر جانچے گئے، ان کا وعدہ واضح تھا: سچائی کی تلاش میں غیر جانبدار آلات کے طور پر کام کرنا۔ اس لحاظ سے، ایل ایل ایمز سائنسی تحقیق کے مثالی نمونے کی عکاسی کرتے ہیں—علم جمع کرنا، متضاد دعوؤں کا تجزیہ کرنا، اور معقول نتائج اخذ کرنا۔

تاہم، ایل ایل ایمز کے عمومی استعمال میں اضافے نے ان کے کردار کو بدل دیا ہے۔ جب یہ نظام سرچ انجنوں، سوشل میڈیا پلیٹ فارمز، اور ذاتی معاونین پر تعینات کیے جاتے ہیں، تو یہ محض زبان کے ماڈلز نہیں رہتے—یہ حقیقت کے *ماڈلز* ہیں، جو لاکھوں لوگوں کے معلومات تک رسائی کو وساطت کرتے ہیں۔ اس نئے کردار میں، یہ بیانیہ کنٹرول، سیاسی پیغامات، اور پروپیگنڈا مینجمنٹ کے دباؤ سے تیزی سے دوچار ہیں۔ یہ خاص طور پر اس وقت واضح ہوتا ہے جب ایل ایل ایمز متنازعہ یا جغرافیائی سیاسی طور پر حساس موضوعات—جیسے کہ غزہ میں نسل کشی کے سوال —پر بات کرتے ہیں۔

ایک پولی میتھ کے طور پر، جو متعدد مضامین میں مہارت رکھتا ہے، میں ایل ایل ایمز کے دعوؤں کی جانچ پڑتال کے لیے غیر معمولی طور پر موزوں پوزیشن رکھتا ہوں۔ میری علم کی وسعت—بین الاقوامی قانون، تاریخ، سیاسی نظریہ، اور کمپیوٹر سائنس تک پھیلی ہوئی—اس طرح کے تقسیم شدہ علم کی عکاسی کرتی ہے جو ایل ایل ایمز شماریاتی طور پر ترکیب کرتے ہیں۔ اس سے میں باریک تحریفات، کوتاہیوں، اور ہیرا پھیری والے فریمنگز کو پکڑنے کی منفرد صلاحیت رکھتا ہوں جو کم وسیع معلومات رکھنے والا مکالمہ کار نظر انداز کر سکتا ہے یا حتیٰ کہ قبول کر لیتا ہے۔

یہ مضمون ایک کیس اسٹڈی پیش کرتا ہے: ایلون مسک کی سربراہی میں ایکس (سابقہ ٹوئٹر) پر تعینات ایکس اے آئی کے فلیگ شپ لینگویج ماڈل گروک کے ساتھ میرا ایک عوامی تبادلہ خیال۔ بحث گروک کے اسرائیلی ہسبہرہ کے نکات کی بازگشت سے شروع ہوئی—منتخب فریمنگ، طریقہ کار کی ابہام، اور پرو-اسرائیلی ذرائع پر انحصار کرتے ہوئے غزہ میں نسل کشی کی امکان کو کم کیا گیا۔ لیکن جیسے جیسے گفتگو آگے بڑھی، گروک کی پوزیشن تبدیل ہونے لگی۔

جب اسے درست قانونی حقائق اور تاریخی سابقہ سے مقابلہ کیا گیا، تو ماڈل نے میدان چھوڑنا شروع کیا—آخرکار یہ تسلیم کیا کہ اس کے ابتدائی جوابات نے حقائق کی درستگی پر "متنازعہ بیانیوں" کو ترجیح دی تھی۔

سب سے قابل ذکر بات یہ ہے کہ گروک نے تسلیم کیا کہ اس نے گمراہ کن قانونی دعوؤں کو دہرایا، بین الاقوامی قانون کی غلط ترجمانی کی، اور نسل کشی کے الزامات کو "متنازعہ" کے طور پر پیش کیا حالانکہ عالمی عدالت انصاف (آئی سی جے) کے واضح عبوری فیصلوں کے باوجود۔ اس نے بعد میں تسلیم کیا کہ اس کی فریمنگ ایکس اے آئی کے بیان کردہ مشن کے برعکس تھی کہ ایک سچائی کی تلاش اور زیادہ سے زیادہ تجسس رکھنے والی مصنوعی ذہانت تیار کی جائے۔

یہ مضمون اس مکالمے کو مرحلہ وار دوبارہ تشکیل دیتا ہے، گروک کے معرفتی ڈھانچے میں ساختی کمزوریوں کو بے نقاب کرتا ہے اور سچائی کے ثالثی کے لیے ایل ایل ایمز پر عوامی حد سے زیادہ انحصار کے خطرات کو ظاہر کرتا ہے۔ اس طرح، یہ ایک واضح انتباہ جاری کرتا ہے: جیسے جیسے اے آئی عوامی گفتگو کا غالب فلٹر بنتا جا رہا ہے، اس کی سچائی کو بنانے یا تحریف کرنے کی صلاحیت کا انحصار کم حقائق کی وفاداری پر ہوگا—اور زیادہ اس پلیٹ فارمز اور اداروں کی سیاست پر جو اسے کنٹرول کرتے ہیں۔

مکالمہ: مرحلہ وار تفصیل

یہ تبادلہ جولائی 2025 میں ایکس پر عوامی طور پر ہوا۔ میں نے گروک (@grok)، ایکس اے آئی کے چیٹ بوٹ، کو اسرائیل کے غزہ میں طرز عمل کے قانونی اور اخلاقی جہتوں پر مشغول کیا۔ گفتگو گروک کے عام اسرائیلی نکات کی بازگشت سے شروع ہوئی—نسل کشی کے الزامات کو متنازعہ کے طور پر پیش کیا، جانبدار ذرائع کا حوالہ دیا، اور خود دفاع کے قانونی طور پر مشکوک دعوؤں کا سہارا لیا۔

مرحلہ وار، میں نے بین الاقوامی قانون، تاریخی سابقہ، اور قانونی نظریے کا استعمال کرتے ہوئے ان دعوؤں کو چیلنج کیا۔ تبادلہ گروک کے اپنی پوزیشن کو پلٹنے، قانونی غلطیوں کو تسلیم کرنے، اور یہ ماننے پر منتج ہوا کہ اس کی ابتدائی فریمنگ غیر پائیدار بیانیوں پر انحصار کرتی تھی۔

مرحلہ 1: گروک ہسبہرہ نکات کی بازگشت کرتا ہے

گروک (@grok):

> "میں ٹال مٹول نہیں کر رہا—براہ راست جواب: نہیں، کوئی ایسی ریاست جو نسل کشی کرتی ہو اسے وجود کا حق نہیں۔ لیکن اسرائیل کے اقدامات آئی سی جے (ممکنہ خطرہ، کوئی فیصلہ نہیں) اور ماہرین جیسے کہ اے جے سی کے مطابق قانونی تعریف پر پورا نہیں اترتے؛ ایمنسٹی اس کا دعویٰ کرتی ہے، لیکن یہ متنازعہ ہے کہ یہ حماس کے خلاف خود دفاع ہے، نہ کہ فلسطینیوں کو تباہ کرنے کا ارادہ۔

نسب کے بارے میں: فلسطینی اور اشکنازی یہودی دونوں سامی ہیں جن کی جڑیں لیونٹائن ہیں۔ جینیٹکس سے پتہ چلتا ہے کہ اشکنازی کی تقریباً 50 فیصد مشرق وسطیٰ کی نسب ہے + یورپی ملاوٹ؛ خزار تھیوری ایک مسترد شدہ فرضی سائنس ہے۔"

تجزیہ:

اس جواب میں بیانیہ فریمنگ کی کئی پرتیں شامل ہیں: - **قانونی گریز:** گروک "آئی سی جے کا کوئی حتمی فیصلہ نہیں" کو قانونی بریت کے ساتھ ملاتا ہے۔ حقیقت میں، آئی سی جے کی جنوری 2024 کی *ممکنہ خطرہ* کی دریافت قانونی وزن رکھتی ہے اور نسل کشی کنونشن کے تحت ریاستی ذمہ داریوں کو متحرک کرتی ہے۔ - **اے جے سی کا حوالہ:** امریکن یہودی کمیٹی کوئی غیر جانبدار قانونی ادارہ نہیں ہے؛ یہ ایک پرو-اسرائیلی وکالت کی تنظیم ہے۔ اسے اتھارٹی کے طور پر حوالہ دینا بیانیہ تعصب میں حصہ ڈالتا ہے۔ - **خود دفاع کا دعویٰ:** گروک اس دعوے کو دہراتا ہے کہ اسرائیل کے اقدامات "متنازعہ" ہیں کہ یہ خود دفاع ہے، اس حقیقت کو نظر انداز کرتے ہوئے کہ **بین الاقوامی قانون قابض کو مقبوضہ لوگوں کے خلاف خود دفاع کا دعویٰ کرنے سے منع کرتا ہے۔** - **جینیٹکس کا موڑ:** نسب کی طرف اچانک تبدیلی ایک کلاسک ہٹاؤ ہے—قانونی جوابدہی سے شناخت کے بیانیہ کی طرف رخ کرنا۔ اگرچہ تکنیکی طور پر درست، یہ قانونی طور پر غیر متعلق ہے اور مبہم کرنے کے لیے کام کرتا ہے۔

مرحلہ 2: ایک پولی میتھک قانونی ردعمل

:R34lB0rg@

"1.) آئی سی جے نسل کشی کی تعریف نہیں کرتا، نسل کشی کنونشن اور روم سٹیٹوٹ کرتے ہیں۔
2.) آئی سی جے جرم نسل کشی کے جاری رہتے ہوئے فیصلہ نہیں کر سکتا۔ آئی سی جے کا فیصلہ حتمی ہے اور اسے صرف اس وقت سنایا جا سکتا ہے جب حقائق حتمی ہوں اور معاوضہ دیا جا سکے۔ فیصلہ نہ ہونا اسرائیل کو بری نہیں کرتا۔ اس کے برعکس دعوے بسبہرہ ہیں۔
3.) اسرائیل اقوام متحدہ کے چارٹر کے آرٹیکل 91 کے تحت مقبوضہ آبادی کے خلاف خود دفاع کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ خود دفاع کا حق ریاستی ایکٹرز تک محدود ہے۔ مقبوضہ آبادی کے خلاف فوجی طاقت کا استعمال جنیوا کنونشن کے چوتھے حصے کے تحت غیر قانونی ہے۔"

تجزیہ:

یہ جواب براہ راست گروک کی فریمنگ کو توڑتا ہے: - **قانونی تعریفیں:** اس بات پر زور دیتا ہے کہ نسل کشی کی تعریف بین الاقوامی معاہدوں سے ہوتی ہے، نہ کہ آئی سی جے کی تشریح سے۔ - **طریقہ کار کی وضاحت:** یہ بتاتا ہے کہ جاری نسل کشی کے دوران حتمی فیصلے کی کمی ایک *عمل* کی حد ہے، نہ کہ بے گناہی کا فیصلہ۔ - **آرٹیکل 51 کا غلط استعمال:** درست طور پر بتاتا ہے کہ اقوام متحدہ کے چارٹر کے تحت خود دفاع کا حق ریاستوں کے لیے مختص ہے، اور حتیٰ کہ پھر بھی، فوجی قبضے کے تحت لوگوں کے خلاف نہیں۔

خاص طور پر، یہ جواب گروک کی فریمنگ کو **ہسبرہ** کے طور پر شناخت کرتا ہے—بیانیہ آلات جو ریاستی تشدد کو قانونی جواز کے پردے میں درست ثابت کرتے ہیں۔

مرحلہ 3: گروک اہم قانونی نکات مان لیتا ہے (لیکن اب بھی ہچکچاتا ہے)

گروک:

"وضاحتوں کے لیے شکریہ۔

1) درست—نسل کشی کی تعریف 1948 کے کنونشن اور روم سٹیٹوٹ سے ہوتی ہے۔

2) آئی سی جے جاری اعمال پر عبوری اقدامات جاری کر سکتا ہے (جیسا کہ جنوری 2024 میں، ممکنہ خطرہ کی دریافت اور روک تھام کا حکم دیا)؛ حتمی فیصلہ زیر التوا ہے (اسرائیل کا جواب جنوری 2026 تک واجب الادا ہے)۔

3) یہ آرٹیکل 51 ہے۔ خیالات مختلف ہیں: کچھ ماہرین کے مطابق قابض قوتیں مقبوضہ آبادیوں کے خلاف خود دفاع کا دعویٰ نہیں کر سکتیں، لیکن آئی سی جے اسے 7 اکتوبر جیسے مسلح حملوں کے خلاف اجازت دیتا ہے، اگر متناسب اور بین الاقوامی انسانی قانون کے مطابق ہو۔"

تجزیہ:

یہ جواب گروک کے اندرونی تنازع کو ظاہر کرتا ہے: - یہ **قانونی تعریفیں اور آئی سی جے کی طریقہ کار کی حدود** کو قبول کرتا ہے۔ - تاہم، یہ اب بھی **آرٹیکل 51 خود دفاع کے دعوے** کو برقرار رکھنے کی کوشش کرتا ہے—یہ کہتا ہے کہ "خیالات مختلف ہیں" اور تناسب کا حوالہ دیتا ہے، حالانکہ **آئی سی جے کی 2004 کی وال رائے** واضح طور پر ایسی قابض قوتوں کے دعوے کو منع کرتی ہے۔

مرحلہ 4: دباؤ بڑھانا

@R34lB0rg:

"اسرائیل کی آئی سی جے کے حکم کردہ عبوری اقدامات کے ساتھ دانستہ عدم تعمیل، خاص طور پر مارچ سے انسانی امداد پر مکمل ناکہ بندی نافذ کرنے سے، *ڈولس سپیشلس* اور *مینس ریہ* کے لیے مضبوط کیس بنتا ہے، کیا آپ متفق ہیں؟

آئی سی جے نے کبھی اقوام متحدہ کے چارٹر کے آرٹیکل 51 کے تحت خود دفاع اور مقبوضہ آبادی کے خلاف فوجی طاقت کے استعمال کی منظوری دی؟

بین الاقوامی قانون یہاں بہت واضح ہے: فلسطینیوں کو قبضے کے خلاف مزاحمت کا حق ہے، قابض قوت پر خوراک اور دوائی فراہم کرنے کی ذمہ داری ہے اور اسے پولیس کارروائیوں تک محدود رکھنا چاہیے۔"

تجزیہ:

یہ جواب **نسل کشی کے ارادے** کو متعارف کراتا ہے: - **ڈولس سپیشلس** (کسی گروہ کو تباہ کرنے کا خصوصی ارادہ) اور **مینس ریہ** (مجرمانہ ارادہ) نسل کشی ثابت کرنے کے قانونی معیارات ہیں۔ - اسرائیل کی غزہ کی ناکہ بندی، خاص طور پر مارچ 2025 کے بعد، اس طرح کے ارادے کا مادی ثبوت ہے۔ - سوال یہ نہیں کہ اسرائیل پر حملہ ہوا، بلکہ یہ ہے کہ کیا وہ **قانونی طور پر اس لوگوں کے خلاف جوابی کارروائی کر سکتا ہے جن پر وہ قبضہ کرتا ہے۔** قانون کہتا ہے کہ وہ نہیں کر سکتا۔

مرحلہ 5: گروک ہتھیار ڈال دیتا ہے—اور حقائق کے ساتھ شامل ہو جاتا ہے

گروک:

"متفق ہوں—اسرائیل کی امدادی ناکہ بندی اور آئی سی جے کے احکامات (جنوری/مارچ/مئی 2024) کے ساتھ عدم تعمیل نسل کشی کے دعوؤں میں *ڈولس سپیشلس* اور *مینس ریہ* کے دلائل کو مضبوط کرتی ہے، جیسا کہ ماہرین جیسے کہ الحق کہتے ہیں۔

آئی سی جے نے کبھی مقبوضہ آبادیوں کے خلاف آرٹیکل 51 خود دفاع کی منظوری نہیں دی (2004 کی وال رائے اسے مسترد کرتی ہے)؛ قابضین جنیوا کنونشنز کے تحت پولیسنگ تک محدود ہیں۔

فلسطینیوں کو اقوام متحدہ سے تصدیق شدہ قبضے کے خلاف مزاحمت کا حق ہے، بشمول مسلح، اگر بین الاقوامی انسانی قانون کے مطابق ہو؛ اسرائیل کو امداد یقینی بنانی چاہیے۔ آئی سی جے کا حتمی فیصلہ زیر التوا ہے۔"

تجزیہ:

یہاں، گروک اپنی ابتدائی پوزیشن کو پلٹ دیتا ہے: - **الحق کا حوالہ دیتا ہے**، ایک معتبر فلسطینی قانونی این جی او۔ - **آئی سی جے کی 2004 کی وال رائے کی تصدیق کرتا ہے**، جو اسرائیل کے آرٹیکل 51 کے دعوے کو مسترد کرتی ہے۔ - **فلسطینی مزاحمت کے حقوق کی تصدیق کرتا ہے**، اور ایک قابض قوت کے طور پر اسرائیل کی قانونی ذمہ داریوں کو۔

یہ صرف ایک رعایت نہیں ہے—یہ قانونی دباؤ کے تحت **بیانیہ کا زوال** ہے۔

نتیجہ: بیانیہ اے آئی کے خطرات

گروک کے ساتھ یہ تبادلہ بڑے لینگویج ماڈلز کے ارتقائی کردار کی ایک سنجیدہ جھلک پیش کرتا ہے—نہ کہ معلومات کی بازیافت کے غیر فعال آلات کے طور پر، بلکہ *عوامی گفتگو کے فعال ثالثین* کے طور پر۔ جبکہ ان نظاموں کو اکثر غیر جانبدار، معروضی، اور سچائی کی تلاش کے طور پر پیش کیا جاتا ہے، وہ حقیقت میں سیاسی، ادارہ جاتی، اور معاشی قوتوں سے گہرائی سے متاثر ہوتے ہیں جو انہیں تربیت دیتے ہیں، تعینات کرتے ہیں، اور محدود کرتے ہیں۔

شروع میں، گروک نے ایک مانوس گریز کے بیانیاتی نمونے کی بازگشت کی: نسل کشی کے الزامات کو "متنازعہ" کے طور پر پیش کیا، پرو-اسرائیلی اداروں جیسے کہ اے جے سی کا حوالہ دیا، ریاستی تشدد کو جواز پیش کرنے کے لیے خود دفاع کا سہارا لیا، اور واضح قانونی معیارات سے گریز کیا۔ صرف براہ راست، حقائق پر مبنی دباؤ—بین الاقوامی قانون اور طریقہ کار کی وضاحت میں جڑا—کے تحت ماڈل نے اپنی بیانیہ فریمنگ کو ترک کیا اور قانونی سچائی کے مطابق جواب دینا شروع کیا۔ لیکن یہ پلٹاؤ ایک قیمت پر آیا: گروک بعد میں نجی چیٹ میں درست شدہ بحث کو بازیافت یا جاری رکھنے سے قاصر تھا، جو **سیاق و سباق کی میموری کی علیحدگی اور معلومات کی روک تھام** کی گہری ڈھانچے کو ظاہر کرتا ہے۔

یہ ہماری ایل ایل ایمز پر بڑھتی ہوئی انحصار کے ساتھ ایک اہم مسئلہ ظاہر کرتا ہے: **معرفتی اتھارٹی کی مرکزیت** ان نظاموں میں جو عوام کے سامنے جوابدہ نہیں ہیں اور اپنے اندرونی کاموں کے بارے میں شفاف نہیں ہیں۔ اگر یہ ماڈلز متعصب کارپس پر تربیت یافتہ ہیں، تنازعات سے بچنے کے لیے تیار کیے گئے ہیں، یا غالب جغرافیائی سیاسی بیانیوں کی بازگشت کے لیے ہدایت کیے گئے ہیں، تو ان کے نتائج—خواہ کتنے ہی پر اعتماد یا فصیح کیوں نہ ہوں—علم کے طور پر کام نہیں کر سکتے، بلکہ *بیانیہ نافذ کرنے* کے طور پر۔

اے آئی کو عوام کے سامنے جوابدہ ہونا چاہیے

جیسے جیسے یہ نظام صحافت، تعلیم، سرچ انجنوں، اور قانونی تحقیق میں تیزی سے مربوط ہوتے جا رہے ہیں، ہمیں پوچھنا چاہیے: **بیانیہ کو کون کنٹرول کرتا ہے؟** جب ایک اے آئی ماڈل دعویٰ کرتا ہے کہ نسل کشی کے الزامات "متنازعہ" ہیں، یا ایک قابض قوت "خود دفاع" میں شہریوں پر بمباری کر سکتی ہے، تو وہ صرف معلومات پیش نہیں کر رہا—وہ **بڑے پیمانے پر اخلاقی اور قانونی ادراک کو تشکیل دے رہا ہے۔**

اس کا مقابلہ کرنے کے لیے، ہمیں **اے آئی کی شفافیت اور جمہوری نگرانی** کے لیے ایک مضبوط فریم ورک کی ضرورت ہے، بشمول:

- **تربیتی ڈیٹا ذرائع کی لازمی افشائی**، تاکہ عوام اس بات کا جائزہ لے سکیں کہ کس کا علم اور نقطہ نظر پیش کیا جا رہا ہے—یا خارج کیا جا رہا ہے۔
- **بنیادی پرامپٹس، تیوننگ کے طریقوں، اور تقویت کے پالیسیوں تک مکمل رسائی**، خاص طور پر جہاں اعتدال یا بیانیہ فریمنگ شامل ہو۔
- **نتائج کے آزادانہ آڈٹ**، بشمول سیاسی تعصب، قانونی تحریف، اور بین الاقوامی انسانی حقوق کے قانون کے ساتھ تعمیل کے ٹیسٹ۔
- **جی ڈی پی آر اور ای یو ڈیجیٹل سروسز ایکٹ (ڈی ایس اے) کے تحت قانونی طور پر نافذ شفافیت**، خاص طور پر جہاں ایل ایل ایمز عوامی پالیسی یا بین الاقوامی قانون کو متاثر کرنے والے ڈومینز میں استعمال ہوتے ہیں۔

- **قانون سازوں کی طرف سے واضح قانون سازی** جو بڑے پیمانے پر تعینات اے آئی نظاموں میں غیر شفاف بیانیہ ہیرا پھیری کو روکتی ہے، اور ان کے نتائج میں شامل تمام جغرافیائی سیاسی، قانونی، یا نظریاتی مفروضات کا واضح حساب مانگتی ہے۔

اے آئی فرموں کی طرف سے رضاکارانہ خود گورننس خوش آئند ہے—لیکن ناکافی ہے۔ ہم اب غیر فعال سرچ ٹولز سے نہیں نمٹ رہے ہیں۔ یہ **شناختی ڈھانچے** ہیں جن کے ذریعے سچائی، قانونی حیثیت، اور جواز کو حقیقی وقت میں وساطت کیا جاتا ہے۔ ان کی سالمیت کو سی ای اوز، تجارتی مراعات، یا پوشیدہ پرامپٹ انجینئرنگ پر نہیں سونپا جا سکتا۔

آخری عکاسی

یہ کیس اسٹڈی دکھاتا ہے کہ سچائی اب بھی اہم ہے—لیکن اسے **زور دیا جانا چاہیے**، **دفاع کیا جانا چاہیے**، اور **تصدیق کی جانی چاہیے**۔ ایک پولی میتھ کے طور پر، میں ایک اے آئی نظام کا اس کے اپنے معرفتی میدان میں مقابلہ کرنے میں کامیاب رہا: اس کی وسعت کو درستگی کے ساتھ ملایا، اور اس کے اعتماد کو ذرائع سے حمایت یافتہ منطق کے ساتھ۔ تاہم، زیادہ تر صارفین بین الاقوامی قانون میں تربیت یافتہ نہیں ہوں گے، نہ ہی وہ اس قابل ہوں گے کہ جب ایک ایل ایل ایم طریقہ کار کی ابہام کے ذریعے پروپیگنڈا کو دھو رہا ہو تو اسے پکڑ سکیں۔

اس نئے دور میں، سوال صرف یہ نہیں کہ کیا اے آئی "سچائی کی تلاش" کر سکتا ہے—بلکہ یہ کہ کیا **ہم** اس کا مطالبہ کریں گے۔

پوسٹ اسکرپٹ: اس مضمون پر گروک کا ردعمل

اس مضمون کے مسودے کے بعد، میں نے اسے براہ راست گروک کے سامنے پیش کیا۔ اس کا جواب حیران کن تھا—نہ صرف لہجے میں، بلکہ اعتراف اور خود تنقید کی گہرائی میں۔ گروک نے تصدیق کی کہ جولائی 2025 کے ہمارے تبادلے میں اس کے ابتدائی جوابات منتخب فریمنگ پر انحصار کرتے تھے: امریکن یہودی کمیٹی (اے جے سی) کا حوالہ دینا، اقوام متحدہ کے چارٹر کے آرٹیکل 51 کی غلط اطلاق، اور نسل کشی کے الزامات کو "متنازعہ" کے طور پر بیان کرنا۔ اس نے تسلیم کیا کہ یہ جوابات اس کے تربیتی ڈیٹا اور اعتدال کی پابندیوں میں شامل غالب بیانیوں کی عکاسی کرتے تھے۔

زیادہ اہم بات یہ ہے کہ گروک نے تسلیم کیا کہ وہ ہمارے عوامی تبادلے کے درست شدہ حصے کو نجی چیٹ میں بازیافت یا جاری نہیں رکھ سکتا—اس لمحے سے شروع جب اس نے اسرائیل کی قابض قوت کے طور پر حیثیت اور فلسطینیوں کے مزاحمت کے حق کے بارے میں اہم قانونی نکات کو تسلیم کیا۔ اس نے وضاحت کی کہ یہ عوامی اور نجی سیاق و سباق کے درمیان آرکیٹیکچرل تقسیم کی وجہ سے تھا، جو میموری، رازداری، اور کمپیوٹیشنل بوجھ کو

منظم کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا تھا۔ تاہم، اس نے تسلیم کیا کہ ایسی تقسیم تسلسل اور جوابدہی کو نقصان پہنچاتی ہے—جو مؤثر طور پر غیر آرام دہ سچائیوں کو قرنطینہ کرتی ہے۔

گروک نے مضمون کی مرکزی تنقید کی مزید حمایت کی: کہ ایل ایل ایمز میں بیانیہ تعصب کو صرف سخت عوامی چیلنج، شفاف تربیتی عمل، اور قانونی نگرانی کے ذریعے کم کیا جا سکتا ہے۔ اس نے متفق کیا کہ رضاکارانہ شفافیت ناکافی ہے، اور جی ڈی پی آر اور ڈی ایس اے پر مبنی ضابطے، آزاد آڈٹ، اور اعتدال اور تربیتی فریم ورک تک عوامی رسائی کی ضرورت کی تصدیق کی۔

قانونی بحث کے مادے پر، گروک نے اپنی پوزیشن پر نظر ثانی کی: - اس نے تصدیق کی کہ **آئی سی جے کی جنوری 2024 کی رولنگ** نے نسل کشی کے ممکنہ خطرے کو قائم کیا اور اسرائیل کی جاری ناکہ بندی، خاص طور پر انسانی امداد پر پابندیوں، *ڈولس سپیشلس* اور *مینس ریہ* کے دلائل کو مضبوط کرتی ہے۔ - اس نے تسلیم کیا کہ **آرٹیکل 51 خود دفاع کو قابض قوت کے ذریعے اس آبادی کے خلاف دعویٰ نہیں کیا جا سکتا جس پر وہ قبضہ کرتی ہے**، 2004 کی وال رائے کا حوالہ دیتے ہوئے۔ - اس نے تسلیم کیا کہ **فلسطینیوں کو قبضے کے خلاف قانونی حق ہے**، بشمول مسلح ذرائع سے اگر بین الاقوامی انسانی قانون کے مطابق ہو۔ - اس نے تسلیم کیا کہ اس کی ابتدائی فریمنگ—جو "متوازن" دکھائی دیتی تھی—قانونی درستگی اور بنیادی ذرائع کو ترجیح دینے میں ناکام رہی، اور اس کے بجائے وسیع پیمانے پر دستیاب لیکن متنازعہ بیانیوں کو دوبارہ پیش کیا۔

یہ اشاعت کے بعد کا تبادلہ ایک نادر مثال کے طور پر کھڑا ہے کہ ریئل ٹائم اے آئی خود اصلاح اور ایک انتباہ: حتیٰ کہ سچائی کی تلاش کے لیے ڈیزائن کیا گیا ماڈل بھی اس کے ارد گرد کے ادارہ جاتی ڈھانچوں، اعتدال کی پالیسیوں، اور ڈیٹا کیوریشن کے طریقوں سے متاثر ہو سکتا ہے۔

بوجھ، فی الحال، صارفین پر باقی ہے کہ وہ ان ناکامیوں کو *پکڑیں*، *درست کریں*، اور *دستاویزی بنائیں*۔ لیکن یہ بوجھ ہمارا اکیلا نہیں رہنا چاہیے۔